بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ تبوک کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17 /اکتوبر 2025ء (۱۷/اخاء ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ گذشتہ خطبے میں غزوۂ تبوک کے متعلق کچھ مختصر ذکر ہوا تھا، اُس کی کچھ مزید تفصیل آج بیان کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ غزوۂ تبوک کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ فتح کیا تو ابو عامر مدنی جو خزرج قبیلے میں سے تھا اور یہودیوں اور عیسائیوں سے میل ملاقات کی وجہ سے ذکر و وظائف کا عادی تھا اور لوگ اسے راہب کہتے تھے۔ مگر مذہباً عیسائی نہیں تھا۔ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے آمد کے بعد مکے بھاگ گیا جب مکہ بھی فتح ہو گیا تو یہ سوچنے لگا کہ اسلام کے خلاف شورش پیدا کرنے کے لیے کوئی نئی تدبیر سوچنی چاہیے۔ آخر اس نے اپنا نام اور طرز بدلی اور مدینے کے پاس قبا نامی گاؤں میں رہنا شروع کیا۔ سالہا سال باہر رہنے کی وجہ سے مدینے کے لوگوں نے اسے نہ پہچانا۔ اس نے مدینے کے منافقوں کے ساتھ مل کر یہ تدبیر کی کہ

مَیں شام میں جاکر عیسائی حکومت اور عرب عیسائی قبائل کو بھکاتا ہوں اور انہیں مدینے پر حملہ کرنے کے لیے تحریک کرتا ہوں۔ اِدھر تم یہ مشہور کردو کہ شامی فوجیں مدینے پر حملہ کرنے والی ہیں۔

آمدہ خبروں کے پیشِ نظر آنحضور ﷺ اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر رومیوں سے مقابلہ کرنے میں تاخیر کی تو اس کے نقصان زیادہ ہوں گے لہٰذا آپؐ نے فیصلہ کیا کہ رومیوں کو حملے کا موقع دیے بغیر اُن کے علاقے میں جاکر فیصلہ کُن جنگ کی جائے۔

آنحضور ﷺ عموماً اپنی جنگی مہمات کو خفیہ رکھا کرتے تھے مگر خیبر کے بعد تبوک کی مہم ایسی تھی کہ آپؐ نے عام اعلان فرمادیا اور راستے کی مشکلات اور دشمن کی کثرت کا پہلے سے بتادیا۔

یہ قحط کا سال تھا، غذا کی تنگی تھی، لوگ اپنی فصلیں سمیٹنے کی فکر اور تیاری میں تھے کہ جہاد پر نکلنے کا اعلان ہوگیا۔ گرمی کا موسم تھا، سینکڑوں مِیل کا سفر اور زادِ راہ کی تنگی اس کے علاوہ تھی۔ ان سب مسائل کے ہوتے ہوئے آنحضور ﷺ کی طرف سے جب جہاد پر جانے کا حکم ہوا تو جاں نثار صحابہ جہاد کی تیاری کرنے لگے۔

اس موقعے پر مخیر صحابہؓ کو آنحضور ﷺ نے قربانی کی تحریک کی تو سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنے گھر کا سارا مال لے کر حاضر ہوگئے۔ حضرت عثمانؓ نے تین سَو تیار اونٹ پالانوں اور کجاووں سمیت اس جنگ کے موقعے پر پیش کیے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عثمان پر کوئی گرفت نہیں جو بھی اُس نے اِس کے بعد کیا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ نے اس موقعے پر ایک ہزار دینار بھی پیش کیے تھے۔ ایک اَور روایت کے مطابق حضرت عثمانؓ نے اس موقعے پر ایک ہزار اونٹ اور ستّر گھوڑے پیش کیے۔ بعض روایات کے مطابق اس جنگ کے جملہ اخراجات حضرت عثمانؓ نے برداشت کیے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے اس موقعے پر ایک سَو یا ایک روایت کے مطابق دو سَو یا چار سَو اوقیہ چاندی پیش کی تھی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے افراد بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ مالی قربانیوں کی کیا اہمیت ہے۔ اکثر مَیں واقعات بیان کرتا ہوں، بعض لوگ حقیقت میں ان کے پاس جو کچھ ہو وہ پیش کر دیتے ہیں۔ امراء کو بھی، صاحبِ حیثیت لوگوں کو بھی حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے نمونے اپنے سامنے رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے امراء ایسے ہیں جو اعلیٰ معیار کی قربانیاں کر رہے ہیں۔

اس موقعے پر مخیر صحابہؓ کے ساتھ غریب اور نادار صحابہؓ نے بھی حسبِ توفیق مالی قربانیاں پیش کیں۔ منافقین ان غریب صحابہؓ کی قربانیوں کا مذاق اڑاتے کہ یہ مٹھی بھر اناج پیش کرکے رومیوں سے جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ عورتوں نے بھی اس موقعے پر اپنے زیورات پیش کرکے مالی قربانی میں حصہ لیا۔

منافقین نے اپنی طرف سے بھرپور زور لگایا اور مسلمانوں کو جنگ پر جانے سے روکنے کی کوششیں کرتے رہے۔ منافق کہتے تھے کہ گرمی شدید ہے، جس دشمن سے جنگ پیش آنے والی ہے وہ بہت طاقت ور ہے۔ مدینے کے لوگ زراعت پیشہ تھے اور فصلیں تیار کھڑی تھیں۔ بہرحال منافقین لوگوں کو جنگ پر جانے سے روکتے تھے مگر مخلص صحابہؓ پر ان کے پراپیگنڈے کا اثر نہ ہوتا تھا۔

منافقین حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوتے اور جنگ پر نہ جانے کے لیے عذر پیش کرتے، حضور ﷺ ان سب کو اجازت دے دیتے۔ تاہم قرآن کریم نے ان سب منافقین کی پردہ دری کردی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر فاصلہ قریب کا ہوتا اور سفر آسان ہوتا تو وہ ضرور تیرے پیچھے چلتے، مگر مشقت اٹھانا اُن سے بہت دُور ہے۔ وہ ضرور اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہمیں توفیق ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلتے۔ وہ اپنی ہی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ضرور جھوٹے لوگ ہیں۔ اللہ تجھ سے درگزر کرے تُو نے انہیں اجازت ہی کیوں دی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کا تجھے اچھی طرح پتا لگ جاتا جو سچ کہتے تھے اور تُو جھوٹوں کو بھی پہچان لیتا۔ جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں وہ تجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے سے رخصت نہیں مانگتے اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ صرف وہی لوگ تجھ سے رخصت طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور اُن کے دل

شک میں مبتلا ہیں اور وہ اپنے شک میں متردد پڑے ہوئے ہیں۔ اور اگر اُن کا جہاد پر نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اُس کی تیاری بھی کرتے، لیکن اللہ نے پسند ہی نہیں کیا کہ وہ اِس اعلیٰ مقصد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اس نے انہیں وہیں پڑا رہنے دیا اور انہیں کہا گیا کہ بیٹھے رہو بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ۔ اگر وہ تم میں شامل ہو کر جہاد پر نکلتے تو بدنظمی کے سِوا تمہیں کسی چیز میں نہ بڑھاتے اور تمہارے درمیان تیز تیز سواریاں دوڑاتے، تمہارے لیے فتنہ چاہتے ہوئے۔ جبکہ تمہارے درمیان اُن کی باتیں بغور سننے والے بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو ضرور جانتا ہے۔ یقیناً پہلے بھی وہ فتنہ چاہتے تھے اور انہوں نے تیرے سامنے معاملات الٹ پلٹ کر پیش کیے یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو گیا جبکہ وہ اسے سخت ناپسند کر رہے تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اِس کی باقی تفصیل مَیں ان شاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

ربوہ کی مسجد پر حملے کے نتیجے میں زخمی ہونے والے بہادر خدام کا ذکر کرتے ہوئے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گذشتہ خطبے میں ربوہ کی مسجد پر حملے کا مَیں نے ذکر کیا تھا۔ جو احمدی خدام زخمی ہیں اُن کے لیے دعا بھی کریں اللہ اُنہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ بعد کی بھی ہر پیچیدگی سے اُنہیں بچائے۔ اس وقت تین خدام زیادہ زخمی ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں اور باقی پانچ جو تھے انہیں علاج کر کے گھر بھیج دیا گیا ہے۔ لیکن ان کے زخم بھرنے میں بھی ابھی وقت لگے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور آئندہ افرادِ جماعت کو ہر جگہ ہر شر سے ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔

آخر پر حضورِ انور نے ایک مرحوم مکرم سام علی نینا صاحب آف مارشل آئی لینڈز کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ حضورِ انور نے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ ان کے خاندان کے کچھ لوگ احمدی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ بھی احمدی ہو جائیں۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔